امام صاحب کی اس "رمز" کے ص ۳۷ پر حضرت علیؓ کا ایک شعر درج ہے جس کا ایک مصرعہ ہے کہ۔۔۔

وفیک انطوی العالم الاکبر　　　　تیرے اندر عالم اکبر مخفی ہے

اسی کے تحت صاحب دیوان لکھتے ہیں کہ

تو خود آپے ہو دیں ینچ　　عالم اکبر تیرے پیچ　　اندر تیرے ذات خدا　　اندر تیرے کل اسماء

ص نمبر ۱۰۶ پر "عشق" کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ پہلے عشق مجازی پر زور دیا گیا ہے تا کہ عشق حقیقی کا عرفان مل سکے؟ بطور دلیل مولانا جامی کے اشعار پیش کئے گئے ہیں کہ

متاب از عشق رو گرچہ مجاز یست　　کہ آن بر حقیقت کارساز یست

یعنی عشق مجازی سے منہ مت پھیر کیونکہ یہی حقیقی عشق تک پہنچاتا ہے

اس کے لئے دلیل یہ ہے کہ۔۔۔ بلوح اول الف باتا نخوانی　　ز قرآن درس خواندن کے توانی

جب تو تختی الف، بے نہ سیکھے گا تو قرآن بھلا کیسے پڑھ سکے گا۔۔۔

الغرض "علم و عرفان" کا یہ سیلاب ص نمبر ۱۰۶ پر ختم ہو جاتا ہے۔۔۔ ہم نے یہ گزارشات اس لئے پیش کی ہیں کہ اول تو اس عقیدے کے حاملین اس عقیدے سے بیزار ہو سکیں اور (**لیس کمثلہ شیی** :) کی حقیقت سے آگاہ ہو سکیں دوم وہ حضرات جو فقط جوش عقیدت میں مزارات پر جاتے ہیں اور ایسی خرافات سے بے خبر ہیں، باخبر ہو سکیں۔

اس سلسلے میں ہم نے یہ اشعار اپنے بعض بریلوی دوستوں کو دکھلائے تھے جنہوں نے پڑھتے ہی استغفار کرتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ "صوفیا" کا گروہ کوئی اور ہی مخلوق ہے تاہم بریلوی دوستوں کا رحجان چونکہ مزارات کی طرف کافی ہے اس لئے ان کے لئے خطرہ بھی زیادہ ہے اللہ سب کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے... آمین

وما علینا الا البلاغ۔۔۔

ہفتہ وار درس قرآن و حدیث

ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چوک اہل حدیث میں **حضرت مولانا محمد صبیح الدین صاحب** خطیب جامع مسجد علیا اہل حدیث سول لائن ارشاد فرماتے ہیں

بعد از درس سوال و جواب کی محفل ہوتی ہے

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

منجانب: اہل حدیث یوتھ فورس یونٹ چوک اہل حدیث جہلم)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اگر مجھے اپنی امت پر کسی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کیساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت، قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ، آلہ وسلم:
السواک مطھرۃ للفم ومرضاۃ للرب۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
مسواک منہ کو پاک وصاف کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔

لفظ مسواک، ساک، یسوک سے اسم آلہ ہے جس کا لغوی معنی رگڑنے والی چیز ہے۔ اور اس کا اصطلاحی معنی دانتوں کو صاف کرنے والی تازہ لکڑی کی ایک قلم ہے

جدید تحقیقی نظر (Modern research)

مسواک کرنا انسانی زندگی کی صحت کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ اس دور کے ڈاکٹرز خواہ وہ مسلم ہیں یا غیر مسلم، انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ صحت کیلئے دانتوں کی صفائی ازحد ضروری ہے۔ بلکہ یہ مقولہ بعداز طبی ریسرچ (Resarch) مشہور ہوچکا ہے کہ دانت اچھے ہیں تو صحت اچھی ہے۔ دانت خراب ہیں تو صحت خراب ہے۔ کیونکہ جب آدمی دانت صاف کئے بغیر سوجاتا ہے۔ تو صبح کھانا کھاتے وقت وہ ذرات بھی بذریعہ کھانا معدے (Stomach) میں داخل ہوجاتے ہیں جو کہ رات کو دانتوں میں اٹکے ہوئے تھے۔ یہ جراثیم آلودہ ذرات جب معدے میں پہنچتے ہیں تو تمام معدہ میں موجود خوراک کو گندہ کردیتے ہیں۔ جب خوراک ناقص ہوجاتی ہے تو وہ خوراک مختلف بیماریاں پیدا کردیتی ہے جس سے پورا جسم بیماری کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر مسواک کرتے رہیں تو دانت سے گندے ذرات خارج ہوتے رہتے ہیں اور دانت صاف اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہیں۔ گلے کی بلغم خارج ہوکر گلہ صاف ہوجاتا ہے۔ یعنی پوری صحت (Health) بحال رہتی ہے۔ اس مسواک کی اہمیت کی بناء پر سائنس نے ترقی کرتے ہوئے مصنوعی مسواک (ToothBruch) اور پیسٹز (Tooth Pastes) تیار کرلی ہیں جو کہ اکثر لوگوں کے زیر استعمال ہیں۔ یہ تمام مذکورہ شدہ فوائد جو کہ مسواک کرنے سے حاصل ہوتے ہیں آج کے دور کے ریسرچ کرنے والوں کو تجربات کی بناء پر معلوم ہوئے ہیں جبکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ان فوائد اور حکمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آج سے چودہ سو سال قبل ہی اپنے پیروکاروں کو مسواک کرنے کی اتنی تاکید فرمائی کہ ہر وضو کیساتھ دانتوں کی صفائی بذریعہ مسواک کرنے کا حکم فرمایا تاکہ امت محمدیہ جملہ امراض سے محفوظ رہ سکے۔